ادبیات

خانہ برانداز چمن سے

از

(جناب آلم مظفرنگری)

کبھی سوچا بھی اے خانہ برانداز چمن تو نے
گرائی ہے گلوں پر خود ہی برقِ شعلہ زن تو نے

بھلا رکھے گا بنیادِ نشیمن اب کہاں کوئی
جلا دی نوبہارِ گل میں ہر شاخِ چمن تو نے

اگرچہ تیری نظریں واقفِ ہر رنگِ محفل تھیں
نہ پرکھا وقت پر لیکن مذاقِ انجمن تو نے

ہوا دھوکا اسیرانِ جنوں کو اس پہ گلشن کا
قفس میں لاکے رکھ دی تھی جو اک شاخِ چمن تو نے

اسی نے پھونک ڈالا گلشنِ تہذیبِ ملت کو
سمجھ رکھا تھا جس بجلی کو شمعِ انجمن تو نے

جوابِ گلشنِ فردوس تھیں رنگینیاں جس کی
خزاں کی نذر کر دی وہ بہارِ گل فگن تو نے

نہ وہ ساقی نہ وہ بادہ نہ وہ رندانِ میکش ہیں
گوارا کی اور اتنی برہمیٔ انجمن تو نے

غبارِ کبر و نخوت گردِ طغیانِ وعداوت سے
مکدر کر دیا ہر جلوۂ صبحِ وطن تو نے

مرقع حسرتوں کا ہے فقط اب زندگی تیری
یہ پائی دادِ احساسِ غلط اے حیلہ فن تو نے

ترے اشعار پر روح القدس بھی وجد کرتا ہے
کیا ہے اے آلم ایجاد وہ رنگِ سخن تو نے